OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6, Issue 4 (October-December 2023)

اعجاز القرآن پر ایچ ای سی کے منظور شدہ مجلات میں شائع شدہ مقالات کا جائزہ

Review of Articles Published in HEC Approved Journals on *A'jāz al-Quran*

Muhammad Naimat Ullah
Doctoral Candidate Islamic Studies, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore /Librarian, Govt. Mines Labour Welfare Boys Higher Secondary School, Makerwal Mianwali
Dr. Shehbaz Shabbir
Lecturer, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology, Mirpur AJK
Hafiz Muhammad Abdullah
Doctoral Candidate Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University Lahore / SST, WAPDA Inter College Mangla Dam Mirpur AJK

Abstract

The topic of "*A'jāz Qur'an*" has also been discussed since the beginning. Although in the early centuries it was mentioned in the theological discourses of the theologians or in the commentaries of the commentators, very soon permanent compilations began to appear on the subject. Therefore, there is no century in which there is no increase in the scientific capital found on the subject of miracles of the Qur'an. The question arises as to how? How to convey the message of Islam to humanity with the help of Quranic sciences? The Holy Qur'an which was revealed to the last Prophet Muhammad ﷺ, just as he ﷺis a collection of perfections, so the speech revealed to him ﷺis also a collection of miracles. The Miracle of the Holy Qur'an the Qur'an is called *A'jāz Qur'an* in Islamic terms. The

CC BY

unique and unique ways of reciting the Holy Quran is one of its miracles. The Holy Quran challenged the opponents and deniers of the Holy Quran that if they are true, they should bring similar words or verses.

Key words: *A'jāz Qur'an,* Dimensions, Terms, Synthesis, Islamic Sciences, Miracles, Quran, Miracles of the Quran, Thought and Science

تمہید

قرآن کریم معجزہ ہے جو حضور خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر تدریجا ۲۳ سالوں میں نازل ہوا، معجزہ انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے، قرآن کی مثل لانا بھی انسانی قدرت وطاقت سے ماوراء ہے۔ یہ ایسا محفوظ معجزہ ہے جو قیامت تک اپنی صداقت کے دلائل دیتا رہے گا، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث میں اسی حقیقت کا انکشاف کیا ہے:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرِ قَالَ قُلْتُ لَآتِيَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَمِعْتُ الْعَشِيَّةَ قَالَ فَجِئْتُهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ إِنَّ أُمَّتَكَ مُخْتَلِفَةٌ بَعْدَكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَيْنَ الْمَخْرَجُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ يَقْصِمُ اللَّهُ كُلَّ جَبَّارٍ مَنْ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَمَنْ تَرَكَهُ هَلَكَ مَرَّتَيْنِ قَوْلٌ فَصْلٌ وَلَيْسَ بِالْهَزْلِ لَا تَخْتَلِقُهُ الْأَلْسُنُ وَلَا تَفْنَى أَعَاجِيبُهُ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ۔

حارث بن عبد اللہ اعور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آج رات ضرور امیر المومنین حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضری دوں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق ضرور سوال کروں گا جو میں نے ان سے کل سنی ہے چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے یہاں پہنچا پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور حضرت علیؓ کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ کی امت آپ کے بعد اختلافات میں پڑ جائے گی، میں نے پوچھا کہ جبرئیل! اس سے بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا قرآن کریم، اسی کے ذریعے اللہ ہر ظالم کو تہس نہس کرے گا، جو اس سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا یہ بات انہوں نے دو مرتبہ کہی۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کن کلام ہے یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے، زبانوں پر یہ پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے، اس میں پہلوں کی خبریں ہیں، درمیان کے فیصلے ہیں اور بعد میں پیش آنے والے حالات ہیں۔[1]

علوم قرآن کے تمام مباحث پر قرن اول سے اب تک ہر پہلو اور ہر زاویہ سے بحث کی جاتی رہی ہے لیکن پھر بھی ان کا حق ادا نہ ہو سکا اور اب بھی وہ تشنہ معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی صدی ایسی نہیں ملتی جس میں اعجاز قرآن کے موضوع پر پائے جانے والے علمی سرمایہ میں اضافہ نہ ہوا ہو۔

بنیادی سوالات

قرآن کریم کس معنوں میں معجزہ ہے؟ اس معاملے میں محققین کا اختلاف ہے۔ کس نے اس کی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے اسے معجزہ قرار دیا ہے۔ کچھ نے اس کے الفاظ اور معانی کے تحفظ کی وجہ سے، کچھ اس کی وجہ سے انقلابی اور پر جوش اثر، اور کچھ اس کے پچھلے الہی کی وجہ سے تعلیمات، کچھ زندگی کے تمام پہلوؤں میں اس کی شمولیت کی وجہ سے، اور کچھ پہلے کی قوموں کی تاریخ کی وجہ سے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیسے؟ قرآن کے علوم کو سینکڑوں سال پہلے سائنس کی روشنی میں تجویز کیا گیا چنانچہ اسلامی علماء کرام ان قرآنی علوم سے مدد لے کر اسلام کے پیغام کو انسانیت تک کیسے پہنچائیں؟

کلیدی الفاظ

اعجاز القرآن، چیلنج، فصاحت وبلاغت، قرآنی معجزات، نظم القرآن، اسلامی علوم، معجزات، محمد ﷺ، امی، فکر اور سائنس

مقالات اور متعلقہ تحقیقی مجلات کا تعارف:

مقالہ میں موجود تمام تحقیقی مقالات کے مجلات پاکستان سے ہی شائع ہو رہے ہیں اور یہ تمام مجلّات ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان سے منظور شدہ ہیں اور ان مجلّات کا تعلق ایچ ای سی کی کٹیگری Y سے ہے۔

مقالہ نمبر1

اعجاز القرآن کی جہات The Aspect of Quran being a miracle

سید محسن علی شاہ۔ کا متعلقہ مقالہ سہ ماہی سماجی، **دینی تحقیقی مجلّہ نورِ معرفت**، جو کہ والیم 11 کے نمبر 3 میں دسمبر 2020ء میں شائع ہوا۔ تحقیقی مجلّہ میں اس مقالہ کے صفحات (نمبر22-11) کی تعداد 12 ہیں۔ https:/nmt.org.pk, https://nooremarfat.com

مقالہ نمبر2

اعجاز القرآن رسالت محمدی ﷺ کی دائمی دلیل Ejaz-Ul-Quran: A Permanent Proof of the Muhammadan Prophethood

مقالہ نگار ڈاکٹر حافظ عبد الرشید صاحب۔ اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد۔ کا متعلقہ مقالہ **اسلام آباد اسلامیکس**، جلد:۵، شمارہ:۱، جنوری تا جون 2022ء میں شائع ہوا۔ تحقیقی مجلّہ اسلام آباد اسلامیکس میں اس مقالہ کے صفحات (نمبر35-1) کی تعداد 35 ہیں۔ https://www.islamabadislamicus.com

مقالہ نمبر3

قرآن مجید کے اعجازی پہلو انفس وآفاق اور سائنسی انکشافات (ابن عاشور کی تفسیری آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ) Inimitability of the Quran on Science and Psycho.Cosmine Perspective (An analytical study in the light of Tafseer ibn Ashur)

مقالہ نگاران ڈاکٹر نور حیات خان اسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر امجد حیات اسٹنٹ پروفیسر۔ شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد۔ کا متعلقہ مقالہ **تحقیقی مجلّہ الدلیلی**، جلد 3، شمارہ 1 (جولائی۔ دسمبر 2021ء) میں شائع ہوا۔ تحقیقی مجلّہ میں اس مقالہ کے صفحات (نمبر 108-99) کی تعداد 10 ہیں۔ https://www.aldalili.com

مقالہ نمبر 4

اعجاز قرآن کا سائنسی پہلو (جدید سائنسی انکشافات کے تناظر میں ایک جائزہ) of Scientific Miraculous Aspect Holy Quran (A Review in the Light of Modern Scientific Revelations)

مقالہ نگار فوزیہ بتول۔ پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر۔ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد۔ کا متعلقہ مقالہ **تحقیقی مجلّہ معارفِ اسلامی**، جلد 20، شمارہ 01، (جنوری تا جون 2021ء) میں شائع ہوا۔ تحقیقی مجلّہ میں اس مقالہ کے صفحات (نمبر 01-21) کی تعداد 21 ہیں۔ (www.mei.aiou.com HEC Y category)

مقالہ نمبر 5:

"اعجاز القرآن" "Ijaz-ul-Quran"

السیدہ شگفتہ خانم۔ لیکچرار شعبہ عربی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ کا متعلقہ مقالہ ت **حقیقی مجلّہ: فکر و نظر، فکر و نظر**، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ایڈیٹر: محمد سرور، شمارۃ: 3,4، جلد: 36 میں شائع ہوا۔ تحقیقی مجلّہ میں اس مقالہ کے صفحات (نمبر 153-127) کی تعداد 26 ہیں۔ Fikr-o Nazar, http://irigs.iiu.edu.pk

مقالات کا خلاصہ و تجزیہ:

مقالہ نمبر 1: اعجاز القرآن کی جہات

مقالہ نگار نے عجز یا عاجز سے نکلنے والے لفظ معجزہ کی لغوی تعریف کو المعجم الوسیط سے لکھی ہے "کمزور ہو گیا اور اس کام پر قدرت نہیں رہی"۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 31 سے اخذ کرتے ہوئے اصطلاحی تعریف لکھتے ہیں کہ "معجزہ وہ عمل ہوتا ہے جو معروف عادات سے مختلف ہو جس میں چیلنج ہو جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے" اس معنی میں قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کا جاودانی معجزہ ہے۔

اعجاز القرآن

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 88، سورۃ ہود کی آیت نمبر 13، سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 23 سے واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کریم نے قرآن حکیم کو نازل کیا ہے اور تمام انسانوں اور جنوں کو قیامت تک کے لیے چیلنج دیا ہے اگر تم کو اس کلام میں شک وشبہ ہے تو اس جیسی دس سورتیں، ایک سورۃ، ایک آیت اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بنا لاؤ۔ مقالہ نگار نے تفسیر ابن عباس، الاتقان فی علوم القرآن کی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا ہے اعجاز قرآن سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ تمام انسان اور جنات وہ اس قرآن سمجھنے سے ہی عاجز ہیں بلکہ وہ جانتے ہیں اس جیسا نہیں بنایا جا سکتا۔ مقالہ نگار کے مطابق "قرآن کریم کے منکرین قرآن کے اس چیلنج کا جوب نہ دے سکے تو انہوں نے جنگوں اور سازشوں کے ذریعے سے قرآن کا مقابلہ کرنا چاہا۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی کہ قرآن حکیم معجزہ الٰہی ہے۔"[2]

نزول قرآن کے وقت سردی میں پسینہ آجانا، سواری کا بوجھ سے بیٹھ جانا، شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز آنا اور تلاوت کے وقت دیگچی میں ابلا ہوا پانی جوش مارنا انسان کی سمجھ کو عاجز اور بے کس کر دیتی ہے۔ سورۃ الحجر کی آیت نمبر 9 اور سورۃ القیامہ کی آیت نمبر 17 سے اعلان ربانی کو واضح کیا ہے کہ قرآن حکیم کو اللہ کریم نے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت فرمانے والا ہے۔ مقالہ نگار دوسری کتب سماوی سے بھی تجزیہ کرتے ہوئے ان آیات باری تعالیٰ سے واضح پیغام دیا ہے کہ انسان عاجز ہے اس کی حفاظت کو جان کر اور سمجھ کر۔3

مفردات میں اعجاز کو عمدہ مثالوں سے واضح کیا ہے جس جگہ قرآن نے جو لفظ استعمال کر لیا اس مقام پر وہی سب سے زیادہ اعلیٰ اور لطیف ہے۔ جیسے لفظ ارض کا استعمال مفرد افصیح اور جمع ارضین ثقیل ہے سبع سموات کے مقابلہ میں الارض کو استعمال کیا سبع ارضین کو استعمال نہیں کیا۔ ترکیب میں اعجاز کو واضح کیا کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے دور میں جادو کا عروج ہونا اور مایہ ناز جادوگروں کی وجہ سے آپؑ کو عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دور میں طب کا عروج ہونا اور مایہ ناز طبیبوں کی وجہ سے آپؑ کو مردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی نابینا کو بینا کرنا اور لاعلاج مرض پھلبہری میں مبتلا مریض کو شفاء کرنے کا معجزہ دیا گیا۔ اسی اللہ کے حبیب کریم حضرت محمد ﷺ کے دور میں فصاحت و بلاغت کا عروج ہونا اور مایہ ناز شعراء و خطباء کی وجہ سے معجزہ قرآن مجید دیا گیا بیت اللہ کی دیواروں میں مبارزت اور مقابلہ "ھل من مبارز" کے الفاظ لکھنے والوں میں ایک شاعر نے عاجز ہو کر اور قرآن کی حقانیت کو جان کر یہ جملہ لکھ دیا: "ماھذا کلام البشر" کہ یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔4

مقالہ نگار نے اسلوب میں اعجاز میں واضح کیا ہے کہ کلام ربانی نہ نظم ہے اور نہ ہی نثر بلکہ ایک نرالی شان اور اسلوب والا کلام ہے۔ ربط آیات قرآن بھی ایک مستقل معجزہ ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت 164 سے اللہ کا احسان مومنین پر، پیغمبر ﷺ کو مبعوث فرمانا، تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم کے مقاصد سے انسان کے منصب خلافت کو سامنے رکھتے ہوئے مقصدیت پر زور دیا ہے۔ مقالہ نگار نے مخالفین کا طیش اور جوش میں آنا اور اس کے بعد ان کا قرآن کو سننا کے بعد معاملہ تبدیل ہونے کو واضح کیا ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے واقعہ اور ابوجہل کا قرآن کو سننا شامل ہیں اسی طرح قرآن کو حفظ کرنا اور اس حفظ کو برقرار رکھنا، لاکھوں افراد کا سرکاری توجہ نا ہونے کے باوجود حفظ میں مشغول ہونا اس کی تاثیر میں اعجاز ہی تو ہے۔5

تنقیدی جائزہ:

مقالہ نگار نے اعجاز قرآن کی جہات کو ذیلی سرخیوں نزول میں اعجاز، حفاظت میں اعجاز، مفردات میں اعجاز، ترکیب میں اعجاز، اسلوب میں اعجاز، تالیف میں اعجاز، مقصدیت میں اعجاز، تاثیر میں اعجاز، غیبی اخبار میں اعجاز سے اپنے مقالے میں اختصار مگر جامعیت کو مد نظر رکھا ہے۔ اعجاز القرآن کے سابقہ تحقیقی کام سے متعارف نہیں کرایا ہے۔ مگر موثر تحقیقی جائزہ ضرور پیش کیا ہے۔ سفارشات، موضوع سے متعلقہ نئے تحقیقی سوالات نہیں پیش کیے۔

مقالہ نمبر2: اعجاز القرآن رسالت محمدی ﷺ کی دائمی دلیل

رسول اور نبی چونکہ انسان ہی ہوتے تھے۔ ان کی ظاہری صورت دوسرے انسانوں کی صورت میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت کی دلیل کے طور پر انہیں معجزات عطا کئے۔ معجزات دلائل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝[6]

اور (ذرا) ڈال دو (زمین پر) اپنے عصا کو اب جو اسے دیکھا تو وہ اس طرح لہرا رہا تھا جیسے وہ سانپ ہو۔ آپ پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (آواز آئی) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور ڈرو نہیں۔ یقیناً تم (ہر خطرہ سے) محفوظ ہو۔ ڈالو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید (چمکتا ہوا) بغیر کسی تکلیف کے اور رکھ لے اپنے سینہ پر اپنا ہاتھ خوف دور کرنے کے لیے تو یہ دو دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں (کی طرف لے جانا) کے لیے، بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

نبوت کی صداقت کے لیے معجزہ کا ظہور ضروری ہے تاکہ مخلوق یہ یقین کر لے کہ یہ تائید ربانی اور کرشمہ یزدانی ہے۔ معجزہ دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ یہ اللہ کا فعل ہے رسول کا فعل نہیں ہے۔ نبوت کا دعویٰ ایک امر عظیم ہے چنانچہ اس کی دلیل بھی عظیم ہونی چاہیے۔ معجزہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قہر کا نمونہ ہوتا ہے۔ جب نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے تو اس کے غلبہ اور رعب کے سامنے کسی کا بس نہیں چلتا۔ معجزہ ظاہر اور باطن کے اعتبار سے دوسروں کو عاجز کر دیتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے معجزات:

امام غزالی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ، پسندیدہ احوال واعمال، عادات خصال، آپ ﷺ کے انتقام اور تدبیر خلائق اور سیاست ملکیہ پر نظر کی جائے کہ آپ نے کس طرح مختلف طبیعتوں اور متضاد مزاجوں کو ایک قانون الٰہی کا شیدائی اور فدائی بنا دیا۔ نیز آپ نے مخلوق باری تعالیٰ کو جو قوانین شریعت عطا کئے ان کے حقائق ودقائق میں امت کے محققین اور مجتہدین عمر بھر حیران اور عاجز رہے۔ سب کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ محض امی تھے۔ بغیر پڑھے لکھے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے علم وحکمت کا چشمہ جاری ہو جانا بغیر وحی الٰہی کے ناممکن ہے۔ انسانی طاقت ان امور کے ادراک سے عاجز اور قاصر ہے۔ ظاہری امور کے علاوہ آپ ﷺ کی صداقت کے کچھ باطنی نشانات یعنی کچھ معجزات بھی آپ ﷺ کو عطا کیے گئے تاکہ ادنیٰ عقل والے کو بھی آپ ﷺ کی صداقت میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔[7]

اللہ رب العزت نے نبی آخر الزمان کی صداقت کے لیے آپ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے ہیں مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علماء سے ان معجزات کی تعداد نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے معجزات کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے جبکہ امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے معجزات بارہ سو کے قریب ہیں اور بعض نے آپ ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار ذکر کی ہے۔ اور محدثین کرام نے معجزات نبوی ﷺ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں جیسے امام بیہقی اور امام نعیم کی "دلائل النبوۃ" کے نام سے کتب معروف ہیں۔ اور علامہ

سید جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے ایک ہزار معجزات پر مشتمل "خصائص الکبریٰ" کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے معجزات شمار سے متجاوز ہیں اس لئے آپ ﷺ کا ہر قول، ہر فعل اور ہر حال عجیب و غریب مصالح اور اسرار و حِکم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے خارقِ عادت اور معجزہ ہے۔۔۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے معجزات ہزاروں کی تعداد میں اور متصل اسانید کے ساتھ مروی ہیں جن میں سے بہت سی اسانید تواتر اور شہرت کے درجہ کی ہیں۔"[8]

اعجاز القرآن میں تدریج و ارتقاء:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کے مثل لانے کا چیلنج دیا گیا ہے، لیکن قابلِ لحاظ بات یہ ہے کہ اس کی مثل سے مراد کیا ہے، کیا نظم یا نثر یا تحریر کا کوئی سٹائل ایسا ہے جسے اس طرح بنا کر لانے چیلنج دیا جارہا ہے؟ ایسا نہیں ہے بلکہ خاص صفات کا حامل کلام لانا مقصود ہے جو مخصوص خصوصیات کا حامل ہو۔ قرآن حکیم میں ایسے پانچ مقامات ہیں جہاں یہ چیلنج موجود ہے کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ کلام محمد ﷺ کی اختراع اور ان کا اپنا بنایا ہوا ہے تو تم بھی مقابلے میں ایسا ہی کلام پیش کرو۔ مقالہ نگار نے قرآن کریم ان پانچ مقامات کے حوالہ جات سورۃ الطور، 52 /34-33، سورۃ بنی اسرائیل، 17 / 88، سورۃ ھود: 11/13، سورۃ یونس 10/18، سورۃ البقرۃ: 2:23 سے چیلنج الٰہی کو انسانیت پر واضح کیا ہے کہ تم سب مل کر، اپنے ساتھیوں کو ملا کر، جنات کو ملا کر اس جیسا کوئی کلام نہیں لا سکتے اگر پیغمبر نے خود سے گھڑی ہے دس سورتیں بنا لاؤ اس جیسی ایک ہی سورت لے آؤ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو۔ چنانچہ آج تک کوئی اس چیلنج کا جواب نہیں دے سکا ایک سورت بھی نہیں بنا سکا اور یہ چیلنج قیامت تک ایسے ہی رہے گا یعنی چیلنج میں کلام پھر دس سورتیں پھر ایک سورت۔ یہ مقالہ نگار کی اس تدریج و ارتقاء کو جان کر قرآن مجید کے مثل لانے کی چیلنج کے حسن میں مزید نکھار پیدا کیا ہے۔ مقالہ نگار نے معارف القرآن، مولانا ادریس کاندھلوی اور تفہیم القرآن، سید ابو اعلیٰ مودودی، سے واضح کیا ہے کہ حلال و حرام تفاصیل پر مشتمل قرآن مجید سابقہ انبیاء کے مواعظ پر مشتمل ہے قرآن مجید سابقہ امتوں اور آئندہ آنے امور کی خبریں دیتا ہے۔ انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے اس کا اسلوب لاجواب ہے۔ یہ کلام الٰہی ہے مقالہ نگار کا ان حوالہ جات سے واضح کرنا ہے ان خصوصیات کی حامل اس کی مثل ایک آیت ہی لانا انسانی طاقت سے ناممکن ہے۔

اعجاز قرآن پر کتب کا تعارف:

قرآن کریم کے چیلنج کرنے کے باوجود کوئی اس جیسی ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکا۔ اعجاز قرآنی کتب کا تعارف پیش کرتے ہوئے مقالہ نگار رقمطراز ہے کہ سب سے پہلے تیسری صدی ہجری میں جاحظ نے "نظم القرآن" چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں ابو عبد اللہ واسطی نے "اعجاز القرآن" اور ابن عیسیٰ ربانی نے مختصر رسالہ "اعجاز القرآن"، پانچویں صدی کے اوائل میں قاضی ابو بکر باقلانی نے "اعجاز القرآن" کے نام سے کتب لکھی۔ علامہ جلال الدین السیوطی نے " الاتقان فی علوم القرآن" اور "خصائص کبریٰ" میں، امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں، قاضی عیاض نے "الشفاء" میں بڑی شرح کے ساتھ اعجاز قرآن کے مضمون کی تفصیل لکھی۔ آخری دور میں مصطفےٰ صادق رافعی نے "اعجاز القرآن" اور سید رشید رضا مصری نے "الوحی المحمدی" کے نام سے جامع کتابیں لکھیں۔ اردو زبان میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے ایک رسالہ بنام "اعجاز القرآن" تصنیف فرمایا ہے۔

حامل قرآن کا امی ہونا:

آپ ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ آپ ﷺ کسی کے شاگرد نہ تھے اور نہ رسمی تعلیمی مراحل میں آپ ﷺ کو گزرنے کا موقعہ ملا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے چالیس سال مکہ مکرمہ میں گزاریں ان سالوں میں دو مختصر شام کے سفر کے علاوہ ایک بھی تعلیمی سفر نہیں کیا۔ مقالہ نگار نے تفہیم القرآن، سید مودودی اور ضیاء القرآن، پیر کرم شاہ الازہری، اور معارف القرآن: مولانا کاندھلوی کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ امی تھے۔ مگر ایسا کلام تلاوت فرماتے تھے کہ عرب کے بڑے فصیح و بلیغ اس کی مثل لانے سے عاجز ہیں۔ مقالہ نگار نے صلح حدیبیہ کی احادیث سے امی نہ ہونے کے بارے میں متعارض روایات کو بیان کیا ہے جس میں حضرت علیؓ نے محمد رسول اللہ ﷺ میں لفظ رسول اللہ کو نہیں منہا کیا بلکہ آپ ﷺ نے خود کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا جس سے یہ واضح کیا ہے کہ آپ ﷺ امی نہ تھے بلکہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ایک اور حدیث میں کے مطابق آپ ﷺ اپنی وفات سے پہلے لکھنا پڑھنا سیکھ چکے تھے۔[9] مقالہ نگار نے امی ہونے کی بحث کو قرآن کی سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۸ سے مکمل کرنے کی کوشش کی ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ[10]

اور نہ آپ ﷺ پڑھ سکتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ ہی اسے لکھ سکتے تھے اپنے دائیں ہاتھ سے (اگر آپ ﷺ لکھ پڑھ سکتے) تو ضرور شک کرتے اہل باطل۔"

اعجاز القرآن:

مقالہ نگار نے تفہیم القرآن معارف القرآن اور ضیاء القرآن کی تفسیر سے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن تو کتاب الہی کی روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں آج 14 صدیاں گزرنے کے بعد بھی ایک آیت ایک نقطہ کی کمی بیشی کا فرق بھی نہیں دیکھا گیا۔ قرآن مجید کی تاثیر بے مثال اور حیرت انگیز ہیں مولانا اشرف علی تھانوی نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام شہادت الاقوام علی صدق الاسلام ہے۔ مولانا کاندھلوی نے اعجاز القرآن کے پہلو "زندگی کے تمام معاملات میں جامع ہونا' کو اس طرح لکھا ہے۔ قرآن مجید تمام کتب سماویہ کا خلاصہ اور لب لباب اور تمام علوم ہدایت کا عطر ہے

تبصرہ اور تنقیدی جائزہ:

مقالہ نگار بہترین پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مالامال صحیح عمدہ ماہر فن محقق ہیں اپنے مقالہ میں دور جدید کے تحقیق کے تمام اسالیب و اصول وضوابط کا خاص خیال رکھا ہے اور کمال ہی کر دیا ہے موثر و منفرد اور متاثر کن مقالہ ترتیب دیا ہے۔۔ اعجاز القرآن کے سابقہ تحقیقی کام سے متعارف نہیں کرایا ہے۔ مقالہ نگار نے آپ ﷺ امی ہونے اور نہ ہونے کے متعارض روایات کو بیان کر دیا ہے۔ یہ تحقیقی کام تو ہے مگر مقالہ کے موضوع کے مطابق نہیں ہے۔ سفارشات، موضوع سے متعلقہ نئے تحقیقی سوالات نہیں پیش کیے۔

مقالہ نمبر ۳: قرآن مجید کے اعجازی پہلو انفس وآفاق اور سائنسی انکشافات (ابن عاشور کی تفسیری آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

اللہ تعالی نے انسان کے لیے دنیا کی ہر چیز کو مسخر کر دیا ہے۔ انفس یعنی پوشیدہ وآفاق اور ارض و سماء میں تمام مخفی خزانوں سے مستفید ہونے کے لیے تمام تر صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ دنیا کے تمام تر سائنسی و علمی ایجادات و معجزات کا ادراک انسان

ہی کا طرہ امتیاز ہے۔ قرآن مجید کا مرکزی دعوت، دعوت توحید ہے جس پر قرآن مجید نے جامع آفاقی، انفسی، سماوی، ارضی وغیرہ دلائل فراہم کیے ہیں۔ آج کی سائنسی دنیا میں جدید فنون وعلوم کا بڑا چرچا رہتا ہے۔ سائنس جو انکشافات آج کر رہی ہے وہ خدائے واحد نے آج سے کئی صدیاں پہلے اس کے اصول وضوابط قرآن مجید میں بیان کیے ہیں اور مفسرین نے اس سلسلے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان مفسرین میں ایک پائے کے عالم ابن عاشور ہیں، جنہوں نے التحریر والتنویر کے نام سے ایک گراں قدر تفسیر لکھی ہے، یہ مقالہ اس تفسیر کی چند مباحث پر مشتمل ہے جو حسب ذیل ہیں:

مبحث اول: ابن عاشور کا تعارف:

تیونس میں علم وفضل کے لحاظ سے ایک معروف خاندان تھا۔ اس خاندان کے شہرت کے تذکرے عرب وعجم میں ہونے لگے۔ محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن محمد بن محمد الشاذلی المعروف بابن عاشور، اس خاندان کے چشم وچراغ تھے، تیونس کے شہر مرسی میں (1296ھ 1879م) کو پیدا ہوئے۔ شیخ ابن عاشور نے بچپن میں ہی قرآن کریم اور بعض کتب کے متون حفظ کر لیے تھے اس کے بعد مزید علوم کے حصول کے لیے جامیہ زیتونہ میں سات سال پر محیط مصروف وقت گزارا۔ آپ کے اساتذہ کرام اپنے وقت کے معروف علمی شخصیات تھیں، جن میں الشیخ سالم ابی حاجب، الشیخ عمر بن الشیخ، الشیخ محمد النجار وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ شیخ ابن عاشور نے مختلف اسلامی فنون پر مبنی عظیم کتب تحریر کیں جن میں: 1: تفسیر التحریر والتنویر۔ 2: مقاصد الشریعہ الاسلامیہ۔ 3: اصول النظام الاجتماعی فی الاسلام۔ 4: اصول الانشاء والخطابہ۔ 5: تعلیقات وتحقیق علی حدیث ام زرع۔ 6: قصۃ المولد النبی الشریف شامل ہیں۔ ابن عاشور اتوار کے دن 13 رجب 1393ھ، 12 اگست 1973، 97 سال کی عمر کو وفات پائی ہے۔

مبحث دوم: قرآن کریم کا سائنسی اعجاز:

شیخ ابن عاشور قرآن کریم میں سائنسی علوم اور اعجاز القرآن کے حوالے سے محمد عبدہ سے متاثر نظر آتے ہیں۔ شیخ ابن عاشور نے قرآن کریم کے سائنسی اعجازی پہلو کی مختلف اقسام سے بھی تعرض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علم کی دو اقسام علم اصطلاحی، علم حقیقی ہیں۔ شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی تفسیر سائنسی اعجاز تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ جس بقدر سائنسی تفسیر سے سائنسی حقائق ثابت ہوگئے اسی بقدر قرآن کریم کا سائنسی اعجاز واضح ہوگا مفسر سائنسی تفسیر کے حوالے سے اپنے اجتہادات پیش کرتا ہے جس سے وہی مفسر یا دوسرے مفسرین اور اہل علم سائنسی اعجاز کو واضح کرتے ہیں۔ شیخ ابن عاشور کا منہج میں بعض اوقات اختصار اور اشارات سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ ابن عاشور نے مثال کے طور پر قرآن کی آیت: **وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝**[11] اور اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان: **وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ ۝**[12] اور کچھ دوسری آیات تحریر کیں اور پھر فرمایا: **هَذِهِ الْآيَات دلّت على معَان عظِيمَة كشفتها الْعُلُوم الطبيعية والرياضية والتاريخية والجغرافية وتفصيلها يحْتَاج إِلَى تَطْوِيل۔**[13]

شیخ ابن عاشور نے سائنسی اعجاز کے 13 ضابطے بیان کیے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

پہلا ضابطہ

عربی زبان میں الفاظ کی دلالات، قواعد اور اس کی تعبیر کے اس اسلوب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قرآن کریم کی نصوص کا فہم حاصل کرنا، کیونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

دوسرا ضابطہ

اسباب نزول، ناسخ و منسوخ اگر پایا جاتا ہے اسی طرح قرآن کریم کے خاص عام، مطلق و مقید، مجمل و مفصل میں فرق کو سمجھنا۔

تیسرا ضابطہ

تفسیر بالماثور کی طرف رجوع کیا جائے، چاہے وہ آپ ﷺ سے وارد ہو یا صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔ مقالہ نگار نے مبحث سوم ابن عاشور کا قرآن مجید کے دلائل افاق سے سائنسی پہلو اور اعجاز سے متعلق کی مثالیں اور تطبیقی جائزہ اور مبحث چہارم کے قرآن مجید کے دلائل انفس اور سائنسی انکشافات میں شیخ ابن عاشور کا نقطہ ہائے نظر اور تطبیقی جائزے کو دو دو مثالوں سے وضاحت کی ہے۔ شیخ ابن عاشور کے ہاں سائنسی تفسیر اور سائنسی اعجاز میں واضح فرق پایا جاتا ہے، کہ سائنسی تفسیر و انکشافات سے سائنسی اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ شیخ ابن عاشور تفسیر کرتے ہوئے سائنسی پہلوؤں کو بیان کرتے وقت اعتدال سے کام لیتے ہیں۔

تبصرہ و تنقیدی جائزہ

مقالہ نگاران نے مفصل مگر جوامع انداز مباحث کی شکل میں عنوانات میں قیمتی موتی پرو دیے ہیں۔ کمال انداز میں مربوط و منظم مقالے کے حسن میں خلاصۃ الکلام، نتائج البواحث، تجاویز و سفارشات نے اسلوب و حسن میں چا چاند لگا دیے ہیں۔ قرآن کے حوالہ جات پیش کیے ہیں مگر حوالہ جات و حواشی، کتابیات بہت ضخیم مقالے کی مناسبت سے بہت ہی کم پیش کیے گئے ہیں۔ مجموعی طور قابل تحسین کاوش ہے۔

مقالہ نمبر ۴: اعجاز قرآن کا سائنسی پہلو (جدید سائنسی انکشافات کے تناظر میں ایک جائزہ)

حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کے ساتھ ہی اولاد آدم (ع) کی تعلیم و تربیت کے لیے ابتدائی درسگاہ کھول دی گئی ۔حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پہلی بار شریعت کی تدوین ہوئی۔ خلیل اللہ علیہ السلام میں ملت اسلامیہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ کلیم اللہ علیہ السلام کے انسان میں شعور ادراک کا یہ عالم تھا کہ وہ ایک بچھڑے کو خدا ماننے پر آمادہ تھا۔ عصر مسیح علیہ السلام میں انسانیت کی تربیت گاہ کو خداوند عالم نے شریعت عیسوی کے ذریعے مزید وسعت دی۔ ان ادوار میں انسان ابھی عہد طفولیت میں تھا۔ جب انسان عقل و شعور کے علم ہر دور میں مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں آج کے سائنسی دور میں جدید تحقیقات بھی وہ حقائق سامنے لا رہی ہیں جو صدیوں پہلے قرآن مجید نے واضح کر دیے تھے۔

عظیم معجزہ قرآن مجید

قرآن مجید میں معجزہ کا لغوی مفہوم بیان ہوا ہے کہ

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ ۝[14]

اور جنہوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی ہے کہ (ہمیں) مغلوب کریں۔

معجزہ کی اصطلاحی تعریف میں ہے کہ اللہ تعالی کی اجازت اور حکم کے تابع ہوتا ہے، الٰہی منصب کا دعوی رکھنے والے سے صادر ہو، قوانین طبیعت کے مطابق نہ ہوں، انسان اس کو سرانجام دینے سے عاجز ہوں، معجزہ مخالف کو کھلے چیلنج کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔" انسانیت جب عقل و ادراک کے ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اس قابل ہوگئی کہ ایک ابدی شریعت اور دائمی دستور حیات کی امین بنائی جائے تو اسے جو معجزہ قرآن مجید کی شکل میں دیا گیا ہے، وہ معجزہ بھی ہے، ہدایت و رحمت بھی ہے اور شفا بھی اور ساتھ ایک نظام حیات بھی۔ قرآن کے چیلنج کی آواز پندرہ صدیوں سے علم و ادب اور فکر و نظر کی وسیع فضاؤں میں

گونج رہی ہے دوسرے مقالات کی طرح اس مقالے میں بھی مقالہ نگار نے آیات سے چیلنج کو واضح کیا ہے کہ اس جیسا کلام دس سورتیں، ایک سورت، ایک آیت بنا کر لے آؤ لیکن آج تک اس چیلنج کو کسی نے قبول نہیں کیا نہ بنا کر لے کر آئے۔

اعجاز القرآن

اعجاز القرآن کی اقسام میں قرآن مجید کا اعجاز بیان، قرآن مجید کا تشریعی اعجاز، قرآن مجید کا سائنسی اعجاز شامل ہے۔

قرآن مجید فصیح و بلیغ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ قرآن مجید کی فصاحت کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان جس کے معانی واضح ہیں اور اس میں کوئی پیچیدگی ہے۔ اور بلاغت کا مطلب یہ ہوتا ہے لفظ کی بہترین صورت کے ساتھ معانی کو (قاری) کے قلب تک پہنچانا۔ اس لحاظ سے قرآن کریم کے معانی واضح اور قلب پر اثر انداز ہونے والے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے یہ قرآن تئیس سال کی مدت میں پیش فرمایا اگر اکٹھا نازل ہوتا جو تو یہ اختلاف میں مبتلا ہو جاتے۔ اور اس بارے میں قرآن مجید کا چیلنج ہے کہ

> اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا ۞15"
>
> کیا یہ لوگ قرآن مجید میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔"

قرآن مجید کے بتائے ہوئے سائنسی حقائق میں حقیقت نہ ہوتی تو قرآن مجید انسان کو فکر و تدبر اور عقل سے کام لینے کی دعوت کیوں دیتا۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ

> قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۞16
>
> "کہہ دیجئے تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ خلقت کی ابتدا کیسے ہوئی۔"

اس کے علاوہ قرآن مجید نے علمی اعتبار سے بھی چیلنج دیا کہ دیکھو اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے

> وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞17:"
>
> اور کوئی خشک و تر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔"

ذیل میں ہم جدید سائنسی انکشافات کا جائزہ قرآن مجید کی روشنی میں لیتے ہیں۔

زمین

قرآن مجید میں بہت ساری ایسی آیات ہیں جن میں زمین کی خلقت اس کی انتہا اور دیگر خصائص کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اسکو نشانیوں کا خزینہ قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ

> وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۞18"اور زمین میں اہل یقین کے لیے نشانیاں ہیں۔"

اللہ تعالی نے زمین کی تخلیق کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

> وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۞19"اس کے بعد اس نے زمین کو بچھایا"۔

زمین خلا میں

لوگوں کے باطل نظریات کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ﴿20

"اللہ آسمانوں اور زمین کو یقینا تھامے رکھتا ہے کہ یہ اپنی جگہ چھوڑ نہ جائیں اگر یہ اپنی جگہ چھوڑ جائیں تو اللہ تعالی کے بعد انہیں کوئی تھامنے والا نہیں ہے، یقینا اللہ بڑا بردبار، بخشنے والا ہے۔"

زمین میں محفوظ ریکارڈ

قیامت کے دن زمین کی طرف سے انسانی اعمال کی گواہی اور انسان کا ان اعمال کا مشاہدہ کرنے کے بارے میں قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے کہ

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ﴿بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ﴿21

اس دن وہ (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی کیونکہ اس کے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے

ہڈیوں کا نظام

ہڈیوں میں غذائی مواد کا ایک ذخیرہ موجود ہوتا ہے جس سے جسم ہنگامی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اللہ تعالی ہڈیوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ؕ ﴿22

پھر ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم انہیں کس طرح اٹھاتے ہیں اور پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔

عناصر کی مقدار: کائنات میں موجود عناصر ایک خاص مقدار میں تشکیل کرتے ہیں۔ اللہ کریم نے اس آفاقی نظام کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ﴿23 "اور اس کے ہاں ہر چیز کی ایک مقدار ہے"

نظریہ اضافت

نیوٹن کی طرف سے کشش ثقل کے انکشاف اور آئن سٹائن کے نظریہ اضافت ایک تھیوری سے زیادہ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے ارشاد ہوا ہے کہ

يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿24

"وہ آسمان سے زمین تک امور کی تدبیر کرتا ہے پھر یہ امر ایک ایسے دن میں اللہ کی بارگاہ میں اوپر کی طرف جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے۔"

نظام زوجیت

نظام زوجیت ان چیزوں میں بھی موجود ہے جنہیں انسان جانتے تک نہیں۔ اللہ کریم نے کائنات کی ہر چیز کے جوڑے بنائے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ

وَمِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَيۡنِ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿25

"اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنائے ہیں شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو"

ایک اور آیت میں اللہ نے نظام زوجیت کو تین مختلف عوام میں تقسیم فرمایا ہے: ا۔عالم نباتات، ۲۔ عالم انفس، ۳۔ عالم مجہولات۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے کہ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۞26

"پاک وہ ذات جس نے تمام جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جنہیں یہ جانتے ہی نہیں۔"

تسبیح

اللہ تعالی کی تسبیح صرف انسان ہی نہیں کرتے بلکہ تمام مخلوقات بھی کرتی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِیۡحَهُمۡ ۞27

"اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکی ثنا میں تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔"

پھر ارشاد ہوا: اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَالۡاِشۡرَاقِ ۞[28]"

ہم نے ان کے لیے پہاڑوں کو مسخر کیا تھا، جو صبح وشام انکے ساتھ تسبیح کرتے تھے"

فضائے آسمان

قرآن مجید نے فضائے آسمان کی کیفیت اس زمانے میں بتائی جب لوگوں کو ابھی یہ بھی علم نہ تھا کہ اگر انسان اس میں بلند ہو جائے تو کیسے حالات سے دوچار ہو گا۔ زیادہ بلندی پر پہنچ جانے کی صورت میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے انسان کے لیے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کا پیش کردہ مفہوم واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ

فَمَنۡ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ یَّهۡدِیَهٗ یَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ‌ۚ وَمَنۡ یُّرِدۡ اَنۡ یُّضِلَّهٗ یَجۡعَلۡ صَدۡرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ۞29

"بس جسے اللہ ہدایت بخشنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کی طرف چڑھ رہا ہو۔"

آسمانوں کی زندہ مخلوقات

قرآن مجید نے پوری وضاحت کے ساتھ بتادیا ہے کہ آسمانوں میں زندہ مخلوقات موجود ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ

وَ مِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ‌ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ۞30 "

اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور وہ جاندار جو اس نے ان دونوں میں پھیلا رکھے ہیں اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ جب چاہے انہیں جمع کرنے پر خوب قادر ہے۔"

کائنات کی وسعت

علم فلکیات کا یہ نظریہ اب ماہرین کے ہاں مسلمہ قرار پا چکا ہے کہ یہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اور کہکشائیں ہم سے دور ہٹ رہی ہیں۔ خالق کائنات نے اس کا پہلے ہی یوں اعلان کر رکھا ہے: وَ السَّمَآءَ بَنَیۡنٰهَا بِاَیۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ ۞31"اور آسمان کو ہم نے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔ علامہ اقبال نے اس کو یوں بیان کیا:

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

مخمور آنکھیں

معروف آرتھر کلارک نے اپنی کتاب "انسان اور خلا" میں خلابازوں کے بیانات تحریر کیے ہیں کہ جب وہ خلائی بسیط میں پہنچیں تو انہیں محسوس ہوا کہ گویا ان پر نشہ طاری ہو گیا ہے اور ان کی آنکھوں کو جادو کر دیا گیا ہے اسی حوالے سے قرآن مجید میں ہمیں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: **وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۙ﴿لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ﴾**32 "اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ روز روشن میں اس پر چڑھتے چلے جائیں تو یہیں کہیں گے ہماری انکھوں کو یقینا مدہوش کیا گیا ہے بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔"

نطفہ امشاج

صلب پدر سے رحم مادر کی طرف مادہ منویہ کا سفر خدا شناسی اور خود شناسی کے لیے حیرت انگیز درس ہے۔ یہ نطفہ کروڑوں جرثوموں پر مشتمل ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾33

"ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے کہ اسے آزمائیں پس ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔"

قرآن مجید کی آیات کے مطابق انسان کے مراحل تخلیق یہ ہیں: ۱۔ تراب (**مِّنْ تُرَابٍ**)، ۲۔نطفہ امشاج (**مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ**)، ۳۔لوتھڑا (**مِنْ عَلَقَةٍ**) ۴۔بوٹی (**مِنْ مُّضْغَةٍ**) ۵۔ ہڈی (**فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا**) ۶۔ گوشت (**فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا**) ۷۔ خلق آخر (**ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ**)

نتائج بحث:

قرآن مجید ایک ابدی معجزہ ہے اس کا تعلق محض کسی خاص زمان یا مکان تک نہیں ہے بلکہ رہتی دنیا تک یہ قابل ہدایت ہے۔ قرآن مجید کی حقانیت و صداقت اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ ہر دور کے اہل فکر کو غور اور تدبر کی طرف راغب کرتا ہے۔ سائنس کا کوئی بھی نظریہ حتمی نہیں ہوتا بلکہ آنے والے کسی تجربے سے وہ ختم ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید کا اس سے حوالے سے نکتہ نظر حتمی ہوتا ہے۔ سائنس کی مزید ترقی اور کائنات کے پوشیدہ رازوں تک رسائی قرآن مجید کی شرح و تفسیر میں مزید اضافہ کرتی جائے گی۔ اور اہل عقل و شعور کے لیے باعث ہدایت ہو گا۔

تبصرہ اور تنقیدی جائزہ:

مقالہ نگار نے قرآن کریم میں سائنسی پہلوؤں کو منفرد انداز سے بیان کیا ہے، سفارشات کو مختصر پیش کرتے ہوئے غور و فکر کی دعوت دی ہے، سابقہ تحقیقی کام سے متعارف نہیں کرایا گیا۔ مقالہ کو مفصل مرتب کیا گیا ہے۔ Footnote کی بجائے Endnote کو ترجیح دی گئی ہے

مقالہ نمبر ۵: اعجاز القرآن

معجزہ ایسی خارق عادات امر کو کہتے ہیں جسکے ساتھ دعوت مقابلہ بھی دی گئی ہو اور وہ معارضہ سے سالم بھی رہے۔ معجزہ کی دو قسمیں ہیں: حسی، عقلی

بنی اسرائیل کے اکثر معجزات حسی تھے کیونکہ وہ قوم بڑی کند ذہن اور کم فہم تھی، جبکہ امت محمدی ﷺ کے زیادہ تر معجزات عقلی ہیں۔ قرآن مجید کا معجزہ عقل و ادراک کے ذریعے مشاہدے میں آتا ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت اور اس سے پہلے عرب فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار تھے۔ عرب چمکتی ہوئی تلواروں اور ٹکراتے ہوئے نیزوں کے درمیان رجزیہ اشعار پڑھا کرتے تھے، مدح کرنے پر آتے تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے، مذمت کرنے پر آتے تو تحت الثری تک پہنچا دیتے۔ قرآن مجید کا چیلنج تمام نوع انسانوں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ اس جیسا کلام، دس سورتیں، ایک سورت، ایک آیت بنا کر لے آؤ۔

فصاحت وبلاغت:

قران کریم میں ایک لفظ بلکہ ایک نقطہ بھی ایسا نہ پایا جو اپنی جگہ پر غیر موزوں یا جس پر اعتراض کیا جاسکتا ہو اور اس میں ترمیم کی جا سکتی ہو۔ السیوطی نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے حوالے سے لکھا ہے کہ "قرآن مجید کا اعجاز یہ ہے کہ اس میں فصاحت وبلاغت اس کے ہر موقع اور ہر محل پر یکساں طور پر پائی جاتی ہے، اس طرح کہ اس میں انقطاع نہیں، بخلاف ازیں کسی دوسرے شخص کے کلام یا تصنیف میں یہ بات نہیں پائی جاتی کہ از ابتداء تا انتہاء اس میں فصاحت وبلاغت ہر جگہ یکساں طور پر موجود ہو۔"[34]

ندرت اسلوب بیان

محمد بن اسماعیل، شہاب بن عباد، عبدی، محمد بن ابی یزید، ہمدانی، عمرو بن قیس، عطیہ، حضرت ابو سعید (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے میں مشغول کر دیا۔ میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی اس کی تمام مخلوقات پر۔[35]

عمرو بن علی، یحیی، جعفر بن محمد، جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے تھے سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب سے بہتر ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایت ہے۔[36]

مقالہ نگار نے علامہ شبیر احمد عثمانی، مصطفی صادق رافعی اور معتبر علماء سے واضح کیا ہے قرآن کا اسلوب بیان نادر ہے اور کہ یہ قران اللہ کا کلام ہے اور معجزہ ہے۔ رافعی لکھتے ہیں: "الفاظ کی بندش، جملوں کی برجستگی، ترکیب کی چستی، عالمانہ انداز بیان، کوثر و تسنیم میں ڈھلے ہوئے جملے، موقع و محل کے مطابق زور بیان، یہ ایسی چیز تھی جس نے عربوں کو مبہوت و ششدر کر دیا یہاں تک کہ عرب اپنی اس فطری زبان آوری کو جسے وہ بہت قوی سمجھتے تھے ضعیف سمجھنے پر مجبور ہو گئے۔"[37]

پیشن گوئیاں

قران پاک میں سورۃ توبہ آیت نمبر 33 میں دین اسلام کے غلبہ کی بشارت اس کے بعد آئندہ سال میں حرف بحرف پورا ہوئی۔ سورہ روم ۲۔۳ میں اہل روم کے غلبہ کی بشارت دی۔ سورۃ المائدہ آیت ۶۷ میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت اپنے ذمہ لی اور پھر یہ ہجرت میں پیشن گوئی پوری ہوئی۔

سابقہ امتوں کے حالات:

قران مجید پچھلی اقوام کے قصے تفصیلا بیان کرتا ہے لہذا آدم حوا کا قصہ، ان کا جنت میں قیام اور پھر وہاں سے نکلنا، طوفان نوح، قصہ اصحاب کہف، قصہ یوسف، قصہ ذوالقرنین، قصہ لقمان، قصہ موسی وخضر(جو ان کے سوال پر نازل ہوئے) اس کی بہترین مثال ہیں۔

قوت تاثیر لذت وتکرار:

اعجاز قرآن میں ہے اس کا دلوں اور طبیعتوں پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ مقالہ نگار نے جبیر بن مطعم، عتبہ بن ربیعہ اور حضرت عمر کے واقعات سے تاثیر قرآن کی وضاحت کی ہے۔ نبی کریم ﷺ جب خود تلاوت فرماتے یا کسی دوسرے سے سنتے تو خود بھی اس قدر متاثر ہوتے کہ ان کی ظاہری کیفیت بدل جاتی جو قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی صریح دلیل ہے۔ قرآن پاک کا یہ بڑا اعجاز ہے کہ اس کے پڑھنے والا قرات سے تھکتا نہیں اور سننے والے پر اس کا سننا گراں نہیں گزرتا اگرچہ کتنا ہی بار بار سننا پڑے۔ قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جس کے اعادہ وتکرار سے ایک نئی راحت ومسرت کا احساس ہوتا ہے۔

قرآن مجید کا فنی اعجاز:

عصر حاضر میں قرآن مجید کے فنی حسن جمال کو اس کے وجوہ اعجاز میں سے ایک قرار دیا گیا ہے، سیوطی قرآن مجید کے تشبیہ و استعارہ، کنایہ وتعریض، حقیقت ومجاز، ایجاز واطناب، خبر وانشاء، جدل ومناظرہ، اور امثال واقسام سب مباحث پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں۔ استعارے کا ذکر کرتے ہوئے اس کی پانچ اقسام مع امثلہ پیش کرتے ہیں مثلا **وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ** ۞[38] یعنی صبح کی قسم جب وہ سانس لے۔ میں سیوطی استعارہ بطریقہ محسوس قرار دیتے ہیں کہ ظہور صبح کے وقت مشرق سے رفتہ رفتہ روشنی نمودار ہونے کے لیے آہستہ آہستہ سانس لینے کا استعارہ استعمال کیا گیا ہے اور روشنی اور سانس دونوں چیزیں محسوسات کے قبیل ہیں۔[39]

قران مجید کا صوتی اعجاز:

قرآن مجید کی ہر آیت اور ہر لفظ میں نظم وترتیب اور داخلی موسیقی نمایاں ہے۔ مثلا ارشاد باری تعالی ہے کہ

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۞اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۞وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۞تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۞[40]

یعنی کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے اور کچھ چہرے منہ بسورتے ہوئے رنجیدہ ہوں گے اور یہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔

اعجاز القران کی تعبیر وتوضیح ممکن نہیں:

قران کریم کی کوئی بات معجزہ سے کم نہیں اس کے اغراض ومقاصد اور اسرار وحکم کا احاطہ کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے اس لیے اعجاز القرآن کا ادراک تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کی تعبیر وتفسیر کرنا ممکن نہیں۔ یعقوب سکا کی اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "کہ اعجاز القرآن کی تعبیر وتوضیح ممکن نہیں"[41]

خلاصہ بحث:

تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید ایسا کلام ہے کہ نہ اس سے پہلے اس پائے کا کوئی کلام موجود تھا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا ۔فصاحت وبلاغت تو اس میں بدرجہ اتم موجود ہے ہی فلسفہ وسائنس اور علوم عمرانیات کے تمام آخری مسائل کے جوابات اس

کلام میں موجود ہیں۔ یہ معجزہ ہے اپنے اسلوب و انداز کے حوالے سے، واقعات کی خوبصورت منظر کشی کے حوالے سے اور اپنی علمیت کے حوالے سے اور یہ قرآن عزیز! جب بولتا ہے تو حق بولتا ہے، تعلیم دیتا ہے تو صرف رشد ہدایت کی، اور جب صورت گری کرنے پر آتا ہے تو حسین ترین شعبہ زندگی کا منظر پیش کرتا ہے اور جب اسے ترتیل سے پڑھا جاتا ہے تو کرہ ارضی کے سب نغمے بے کیف نظر آتے ہیں۔ تو پھر کوئی انسان کیونکر اس معجزے کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ یہ فرمان الٰہی کس قدر برحق ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝[42]

بیشک وہ لوگ جنھوں نے قرآن کو ماننے سے انکار کیا جب کہ وہ انکے پاس آیا (تو وہ ہٹ دھرم لوگ ہیں) اور بیشک یہ بڑی عزت (حُرمت) والی کتاب ہے۔ اسکے نزدیک نہیں آسکتا باطل نہ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے یہ اتری ہوئی ہے بڑے حکمت والے، سب خوبیاں سراہے کی طرف سے

تبصرہ و تنقیدی جائزہ:

السیدہ شگفتہ خانم نے ایک اچھا مقالہ لکھا۔ مگر اصول کے مطابق آغاز مقالہ میں خلاصہ Abstract نہیں پیش کیا۔ محترمہ نے بڑے خوبصورت عنوانات کی شکل میں اپنے مضمون کا زبردست احاطہ کیا ہے جیسے قوت تاثیر، لذت تکرار وغیرہ۔ علاوہ ازیں محققہ نے کتابیات میں قرآن کریم کی تفاسیر کے حوالہ جات پیش کیے ہیں۔ آغاز میں خلاصۃ اور آخر میں نتیجۃ البحث یا حاصل کلام اگر میسر آجاتا تو اور زیادہ بہتر ہوتا۔ بہر حال مضمون و مواد و انداز و استدلال و سلیقہ اچھا ہے۔

خلاصہ بحث

اعجاز القرآن کے ان خاص مضامین میں ادب کا حسن بھی چھایا ہوا ہے۔ جو اپنے غائرین پر اپنے مختلف ادبی حسن کی بارش برسا دیتا ہے۔ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کا جاودانی معجزہ ہے۔ قرآن کے اعجاز کی کئی جہات ہیں قرآن کریم اپنے زمانہ نزول سے لے کر آج تک اپنے الفاظ و اسلوب اور مفاہیم کے اعتبار سے معجزہ ہے۔ یہ اپنے نزول، حفاظت، الفاظ کے انتخاب، تالیف و ترکیب، اسلوب مقصدیت، تاثیر، انجذاب اور اخبارِ غیبیہ وغیرہ میں معجزہ ہے۔ رسول اور نبی چونکہ انسان ہی ہوتے تھے۔ انکی ظاہری صورت دوسرے انسانوں کی صورت میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت کی دلیل کے طور پر انہیں معجزات عطا کئے۔ جس سے انسان کو یقین ہو جائے کہ وہ واقعی نبی اور رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کو بے شمار معجزات سے نوازا ہے۔ محمد ﷺ قرآن کریم ان معجزات میں سے ایک ہے۔ یہ قرآن قیامت تک زندہ معجزہ ہے۔

قرآن کا مرکزی موضوع توحید ہے۔ یہ عقیدہ قرآن نے کثیر جہتی آفاقی، سائنسی، منطقی، ارضیاتی، اور کاسموپولیٹن دلائل قائم کیے ہیں۔ تحقیق میں بہت سی ایجادات بھی ملیں اور ایسی دریافتیں جو جدید علوم کی طرف سے ایجاد کی جارہی ہیں اور پہلے سے ہی سامنے آچکی ہیں۔ اس مطالعہ میں قرآن کی بے مثال تفسیر ابن عاشور کی روشنی میں سائنس اور سائیکو کاسمک Psycho-Cosmic کے مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ایک کلام ہے جو نبی کریم ﷺ پر ایک کے ساتھ نازل ہوا۔ ابدی الٰہی قانون (شریعت)۔ یہ لامتناہی نعمتوں کی خوشخبری ہے اور انسان کو اس کی اصل حیثیت دلانے کا انقلابی سبق۔ جب انسان کے خیالات اعلیٰ درجے کی سطح پر پہنچ گئے تو قرآن کی شکل میں انہیں ابدی الٰہی قانون اور ضابطہ حیات کے حوالے کیا گیا تھا۔ جو اللہ کا مروجہ معجزہ ہے۔ قرآن خود چودہ صدیوں سے لوگوں کو چیلنج کر تا رہا ہے۔ اس کے معجزاتی پہلو کو

ثابت کرتا ہے۔ اس کا ایک معجزاتی پہلو سائنسی ہے۔ قرآن کی تفسیر نے کئی سائنسی ایجادات کیں۔ صدیوں پہلے جو آج سائنسدانوں کے سامنے آرہے ہیں۔ اس مضمون میں سائنسی میدان میں قرآن کے تازہ ترین معجزات پر گفتگو کی گئی۔ جو کہ یقیناً تحقیق کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں کے لیے مددگار ثابت ہوں۔ قرآن پاک جو آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، بس جیسا کہ آپ ﷺ کمالات کا مجموعہ ہیں اسی طرح آپ ﷺ پر نازل شدہ کلام بھی معجزات کا مجموعہ ہے۔ قرآن پاک کا معجزہ قرآن کو اسلامی اصطلاح میں اعجاز القرآن کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے انوکھے اور منفرد طریقے اس کے معجزات میں سے ایک ہے۔ قرآن پاک نے قرآن کریم کے مخالفین اور منکرین کو چیلنج کیا کہ اگر وہ سچے ہیں وہ اس جیسا کلام یا آیات لے آئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اے محبوب! کہو: اگر انسان اور جن اکٹھے ہوں اور بننے کی کوشش کریں۔ قرآن کی طرح، وہ اس کی مثال نہیں بنا سکیں گے، خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔" قرآن معجزات کی کتاب ہے اور معجزات وہ ہیں جو انسان سے کی سمجھ، طاقت اور ہر کسی کی پہنچ سے باہر ہیں۔ پہلی امتوں کے انبیاء کو دیئے گئے معجزات جو چند سال یا ایک محدود وقت تک رہتے تھے۔ مگر قرآن پاک قیامت تک کے لیے معجزہ ہے۔ اسی طرح قرآن کی تحقیق بھی معجزہ ہے۔ دورِ حاضر میں سماجی علوم میں تحقیق مغرب افکار اور طریقوں پر مبنی اصولوں پر کی جاتی ہے مغرب کے مواد کو ہی نصاب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے اسلامی نقطہ نظر کو بھی نصاب کا حصہ بنائے جائے۔ چنانچہ ان مقالات میں اسلامی پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے۔ ان تحقیقات میں چیدہ چیدہ خوبیوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ آسان تفہیم۔ پرکشش الفاظ۔ منفرد تراکیب و جمل۔ مضبوط مدلل حواشی۔ بہترین ربط مضامین۔ بنظر غائر "مقالات اعجاز القرآن" پر تنقیدی و اصلاحی عمیق مطالعہ سے بے شمار خوبیاں نمایاں ہوئیں۔ ان مقالات میں مختلف و منفرد اسالیب کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ جسکا گہرائی سے موازنہ کرنے سے چند خامیوں کے ساتھ بے بہا خوبیوں کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ذیل میں چیدہ چیدہ خصوصیات پیش خدمت ہیں۔

مقالات اعجاز القرآن میں آسان فہم اور دل پذیر و موثر مواد پیش نظر رکھا گیا ہے

سید الکلام، سید الکتب کا اعجاز ہے جو دلوں کو اپنے ادراک و بصیرت کے سمندر میں غوطہ زن کر دیتا ہے۔ مقالات میں کتاب جلیل الشان سے ہی موثر ترین رہنمائی حاصل کرنے کی طرف زور دیا گیا ہے۔

اعجاز القرآن کے آغاز خلاصے Abstract اور کلیدی الفاظ انتہائی جامعیت اور بہت خوبصورتی سے پیش کیے گئے۔

ان مقالات میں مجموعی طور پر مضامین میں کمال ربط پیدا کیا گیا ہے تسبیح ومالا کی طرح پرویا ہوا مواد معلوم ہوتا ہے۔ ربط مضمون ممتاز ہے۔

محققین نے قرآن رفیع الشان کے اعجاز کے پہلو میں لطیف حساسیت کا خوب خیال رکھا۔

اعجاز القرآن کے ذیلی عنوانات و تفصیلات میں بلاجواز تکرار سے اجتناب کیا گیا ہے۔

بلاشبہ تمام محققین نے اعجاز القرآن کے مقالات میں غوطہ زن ہوئے اور قیمتی قرآنی اعجاز پر موتی پیش کیے۔

اعجاز القرآن کے ان مخصوص مقالات میں چند جدید اصطلاحات بھی پیش کی گئیں ہیں۔

مجموعی طور مقالات کو خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا ہے۔

ان مقالات میں تجزیاتی اسالیب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

مقالات میں انتخاب مواد میں بہت حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔

محقق کی حیثیت سے محققین نے کمال کیا ہے مگر کچھ تشنہ پہلو باقی رہ گئے۔بحثیت محقق صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ محققین نے قرآن رفیع الشان کے اعجاز کے پہلو میں لطیف حساسیت کا خوب خیال رکھا۔

References

1 Imam Abu Abdullah Ahmad bin Hanbal 855 AD, *Al-Musnad* (Beirut: Al-Muktab al-Islami, 1398 AH), 1: 666.

2 Syed Mohsin Ali Shah, *"Ijaz al-Qur'an ki Jahat."* Noor-E-Marifat Quarterly 11, no. 3 (2020): 11-22.

3 Mohsin, *"Ijaz al-Qur'an ki Jahat."* Noor-E-Marifat Quarterly, 14.

4 Mohsin, *"Ijaz al-Qur'an ki Jahat."* Noor-E-Marifat Quarterly, 16.

5 Mohsin, *"Ijaz al-Qur'an ki Jahat."* Noor-E-Marifat Quarterly, 19-20.

6 Al-Qasas 28: 31-32.

7 Imam Abu Hamid Muhammad bin Muhammad Ghazali, *Ahya Al-Uloom al-Din* (Cairo: Maktaba wa Matabata Mustafa al-Babi al-Halabi 1939), 1: 112-113.

8 Maulana Muhammad Idris Kandhalvi, *Sirat al-Mustafa PBUH* (Karachi: Muzahri Library), 2: 530-531.

9 Imam Abu Bakr Ahmad bin Husain bin Ali Bayhaqi, *Sunan al-Kubra* (Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiya 1424 AH), 13290.

10 Al-Ankaboot, 29: 48.

11 Yaseen, 36: 38.

12 Al-Hajar, 15: 22.

13 Muhammad Al-Tahir Ibn Ashur, *Tafsir al-Tahrir wal-Tanweer* (Tunisia: Al Dar Ul Tunisia Lilnashar, 2008), 1: 128.

14 Saba, 34: 5.

15 Al-Nisa, 4 :82.

16 Al-Ankabut, 29: 20.

17 Al-An'am, 6: 59.

18 Al-Dhariyat, 51: 20.

19 Al-Nazaat, 79: 30.

20 Fatir, 35: 41.

21 Al-Zalzalah, 99: 4-5.

22 Al-Baqarah, 2: 259.

23 Al-Ra'd, 13: 8.

24 Al-Sajdah, 32: 5.

25 Al-Dhariyat, 51: 49.

26 Yaseen, 36: 36.

27 Al-Isra, 17: 44.

28 Al-Nur, 24: 41.

29 Al-An'am, 6: 125.

30 Al-Shoora, 42: 29.

31 Al-Dhariyat, 51: 47.

32 Al-Hajar, 15: 14-15.
33 Al-Dahar, 76: 2.
34 Imam Jilal Ul Din AbuduRehman Bin Abubakar Al-Suyuti 911AH, *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* (Baruit: Moosast Ul Risalah, 2010), 2: 119.
35 Imam Abu Isa Muhammad bin Isa Tirmidhi 892 AD, *Al-Sunan and Jamia-Tirmidhi* (Beirut: Dar al-Gharb al-Islami, 1998), 2926.
36 Imam Ahmad bin Shoaib Nasa'i 915 AD, *Sunan Nasa'i* (Beirut: Dar al-Kitab al-Ulamiyyah, 1995AD), Another Kind of Zikr after Tashahhud 1312.
37 Mustafa Sadiq Rafi 1937 AD, *Ijaz al-Qur'an and al-Balagha al-Nabawiya* (Baruit: Dar Ul Kutab Alelmia, 2000), 213.
38 Al Takweer, 81: 18.
39 Imam Jilal Ul Din, *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an,* 2: 47.
40 Al-Qeyama, 75: 22-25.
41 Yusuf bin Abi Bakr bin Muhammad bin Ali al-Saqaki (626 AH) *Miftah Uloom* (Beirut: Dar al-Kutub al-Alamiya, 1987), 221.
42 Fusilat, 41: 41-42.